



**HAL**  
open science

# Les parallèles, (traduction de la nouvelle de Jacques Sternberg en ourdou)

Shahzaman Haque

► **To cite this version:**

Shahzaman Haque. Les parallèles, (traduction de la nouvelle de Jacques Sternberg en ourdou). 2023.  
hal-04140262

**HAL Id: hal-04140262**

**<https://inalco.hal.science/hal-04140262>**

Submitted on 25 Jun 2023

**HAL** is a multi-disciplinary open access archive for the deposit and dissemination of scientific research documents, whether they are published or not. The documents may come from teaching and research institutions in France or abroad, or from public or private research centers.

L'archive ouverte pluridisciplinaire **HAL**, est destinée au dépôt et à la diffusion de documents scientifiques de niveau recherche, publiés ou non, émanant des établissements d'enseignement et de recherche français ou étrangers, des laboratoires publics ou privés.

## متوازیات

مصنف: ژاک سترنیرگ

مترجم: شاہ زماں حق

اُس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ صبح کے چھ بج رہے تھے۔

وہ حیران ہوا۔ وہ بعض اوقات ہی صبح چار بجے نیند سے بیدار ہوتا تھا لیکن چھ بجے اُس کی آنکھ کبھی نہیں کھلی۔ مگر اُس کے دوبارہ سونے کی کوشش ناکام ثابت ہوئی اور اُسے یہ بات سمجھ میں آئی کہ لفٹ کی متواتر آواز نے اُس کو جگا رکھا تھا۔ لفٹ گھر گھڑا ہٹ کے سبب اوپر چڑھنے میں اٹک رہی تھی اور یہ تمام چیزیں اُسے تیس سال قبل ماضی کے دریچے میں لے گئیں۔ سنہ ۱۹۴۱ کے عروج جنگ میں علی الصبح گرفتاریوں کے خدشات لگاتار رہنے کی وجہ سے گھبراہٹ میں نیند کی بیداری اور لفٹ کا اُس کی منزل پر آکر برابر رُکنا ایک معمول بن گیا تھا۔ اُس نے اپنی آنکھیں موند لیں۔ یہ تمام واقعات تو ماضی میں درپیش ہوئے تھے لیکن موجودہ حال میں ان باتوں کا خوف اُس پر ایسے حاوی تھا گویا وہ دونوں ممکن طُولاَ عرضاً کے گھیروں میں الجھ گیا تھا۔

آواز تھم گئی۔ جعلی دار دروازہ کھلا، قدموں کی چاپ سے راہ داری گونج اُٹھی۔ ایک گھنٹی کی آواز پر وہ اپنے بستر سے کود پڑا، یہ سفاکانہ آواز ویسے ہی تھی جب پو پھٹتے کسی انکم ٹیکس افسر کا گھر میں چھاپہ پڑتا ہے۔ اُس نے دروازہ کھولا۔

”گیسٹاپو“، دو پولس افسروں میں سے ایک نے کہا۔

یہ شخص پوچھنے ہی والا تھا کہ وہ افسر خود کا کیوں مذاق اڑا رہا ہے لیکن گیسٹاپو کی خفیہ پولیس کی مانند اُس کا حلیہ و مُتکبرانہ انداز دیکھ کر، اُسے پوچھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ جب دوسرا افسر فلیٹ میں داخل ہوا تب یہ شخص اپنی جگہ سے اُس سے مس نہ ہوا۔

”کیڑے پہن لو اور ہمارے ساتھ چلو“، دوسرے افسر نے کہا۔

وہ اُن کے ساتھ چلنے لگا۔

انہوں نے اُسے ایک گاڑی میں دھکا دیا جس پر پولیس (پولیزی) اندراج تھا۔ گاڑی مشرقی ریلوے سٹیشن پر جا کر رُکی۔ گیسٹاپو کے دونوں خفیہ افسران کے ہمراہ وہ پلیٹ فارم نمبر چھ پر پہنچا جہاں اُسے ایک ایس ایس فوجی نے نہایت بے رحمی سے اپنے حراست میں لیتے ہوئے اُسے مشین گن کی نوک سے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

پلیٹ فارم نمبر سات پر مسافر ایک ٹرین پر اطمینان سے سوار ہو رہے تھے جو ہامبورگ جانے والی تھی۔ پلیٹ فارم نمبر پانچ کے مسافر البتہ پیرس ستراسبورگ والی ٹرین پر ٹوٹ پر رہے تھے۔ اُن کی ٹکٹ پر ایک مہر لگی تھی

’۲۵ جون ۸۶‘ -

لیکن ایک مال گاڑی جس کے ڈبوں پر ’یہودی‘ کندہ تھا، وہ پلیٹ فارم نمبر چھ پر جا رہی تھی۔ عورتیں، بچے اور مرد جو لگا پھاڑ پھاڑ کر چیخ رہے تھے، ایس ایس کے فوجی اُن کو ڈبوں میں ٹھونسے جا رہے تھے۔ جاسوسی کتوں اور مشین گنوں سے گشت لگایا جا رہا تھا۔ انہوں نے اُس شخص کو اِس جھنڈ میں جھونک دیا۔

پلیٹ فارم نمبر ۵ یا ۷ پر موجود لوگوں میں سے کسی نے بھی اُن کی طرف ایک نظر نہیں ڈالی۔ اُن کی چیخوں پر کسی نے کان نہیں دھرا، اُن کی بہت خوردہ حالت توجہ سے محروم رہیں۔

اُس شخص نے خود کو سُپر د کر دیا۔ اُسے ایک بات سمجھ میں آئی۔ وہ اُن لوگوں کے ساتھ تھا جو ایک مخصوص راہ  
آہن کی فولادی پٹریوں پر تھے جہاں پر اُنکی بساط چوہوں کے طرح تھی۔

گرمی کی ایک خوشگوار صبح جس میں یا تو مسافروں میں غیر معمولی ہلچل و خوف تھا یا وہ جو بے جان پڑے تھے، اس  
عام بے حسی کے ماحول میں ٹرین میں جنبش پیدا ہوئی۔

منزل کہاں تھی؟ او شوز؟ دشاؤ؟ بوشینوالد؟ میلسین؟

کیا فرق پڑتا ہے؟